AL-HAYAT Research Journal

HJRS HEC Journal Recognition System

ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759

Volume 3 Issue 3 (April-June 2026)

# سعید بن منصورؒ کے علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ

# A research review of the scholarly contributions of Saeed bin Mansoor

**Alamzeb**

PhD Scholar of Islamic Studies, AWKUM

alam4zeb@gmail.com

**Sohail Anwar**

Lecturer of Islamic Studies / Supervisor, AWKUM

sohail-Anwar@awkum.edu.pk

**Qazi Abdul Manan**

Assistant professor/ Co Supervisor, Department of Islamic studies, KUST

## Abstract

*The article under consideration examines the contributions of Muhaddith Saeed bin Mansur to the science of Hadith."Following the Holy Quran, the noble Hadith is recognized as the second primary source of Islamic guidance. The Prophet ﷺ lived his life in the most exemplary way, serving as a perfect model for us. Allah commanded believers not only to follow the Quranic rulings but also to obey His Messenger. Without the Hadith and the Sunnah, it would be impossible to understand and interpret the Quran correctly. From the time of the Companions, efforts to preserve Hadith began with small written collections. Later, the Successors and their successors contributed from different angles, producing works such as comprehensive collections, musnads, sunan, dictionaries of narrators, mustakhrajaat, and mustadrakaat. Among these important Hadith works is the Sunan compiled by Abu 'Uthman Saeed bin Mansoor, who died in 229 AH. Scholars regard it as a trustworthy text, compiled in the 3rd century Hijri, containing around 3,000 narrations. To pursue Hadith knowledge, he journeyed to Khurasan, Marw, Baghdad, Nishapur, and Isfahan. Whether on travel or at home, he made learning accessible for students and scholars. He also made notable contributions in evaluating narrators through Jarha wa tadeel and in clarifying Hadith texts. Although scholars acknowledge him as a prolific author, all of his writings except Sunan Saeed bin Mansoor have been lost."*

***Keywords***: *Sharia evidence, writing of hadith, chain of transmission, services, criticism and correction, meetings, writings, Sharia rulings.*

OPEN ACCESS



CC BY

**تمہید:**

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم کے بعد احادیث نبوی ہمیں زندگی کے ہر پہلوں میں ہمیں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔احادیث مبارکہ کا دلیل شرعی ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ خداوند قدوس نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ[1]. "اے ایمان والو!اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو"اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ میں مسلمانوں کو قرآنی احکامات ماننے اور اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی سنت وہدایات کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کے احکامات امت تک پہنچانا اور اس کی وضاحت کرنا تھا۔اس کے حصول کے لیے نبی اکرم ﷺ نے خود اپنے اقوال اور افعال سے احکامات الٰہی کی وضاحت فرمائی۔اس سے معلوم ہوا کہ احادیث اور سنت نبوی شرعی احکام کو سمجھنے کے لیے اہم ذریعہ ہے۔

اس مطالعے کا بنیادی مقصد علم حدیث میں سعید بن منصور کے علمی خدمات کا جائزہ لینا ہے۔

زیر نظر مقالے میں موضوع کی اہمیت وافادیت پر بحث کی جائے گی۔ بنیادی طور پر یہ مقالہ تین ابحاث پر مشتمل ہو گا۔

**بحث اول:** علمی مجالس کا انعقاد

**بحث ثانی:** جرح وتعدیل سے متعلق راویوں پر کلام

**بحث ثالث:** علم حدیث میں کتب اور تصانیف

**خلاصہ ونتائج بحث**

**کلیدی الفاظ:** دلیل شرعی، کتابت حدیث، سند، خدمات، جرح وتعدیل، مجالس، تصانیف، احکام شرعی

**موضوع کا تعارف اور ضرورت واہمیت:**

احادیث کو تحریری شکل میں محفوظ کرنا اسلامی شریعت کے تحفظ، دین کی تفہیم اور احکامِ الٰہی کی تشریح اور وضاحت کے لیے از حد ضروری تھی۔ اس کے بغیر قرآنی احکامات اور اسلامی طرزِ عمل کو عملی جامہ پہنانا ممکن نہیں تھا۔ قرآنِ مجید نے احکام کے بنیادی اصول بیان کیے ہیں، لیکن ان پر عمل کرنے کا طریقہ اور ان کی تفصیلی تشریح رسول اللہ ﷺ کے اقوال اور افعال سے ہی ملتی ہے۔

ابتدائی دور میں عربوں کا حافظہ بہت مضبوط تھا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حافظے کی کمزوری اور امت میں مختلف فتنے پیدا ہو گئے۔ لہٰذا احادیث کو فراموش ہونے یا غلط بیانی سے بچانے کے لئے تحریر ہی واحد ذریعہ تھی۔ شرعی معاملات اور اجتہاد میں کسی بھی ابہام کی صورت میں احادیثِ نبویہ ﷺ ہی حرفِ آخر اور رہنما ہوتی ہیں، جنہیں تحریری ثبوت کے ذریعے عدالتوں اور معاشرے میں سند کے طور پر استعمال کیا گیا۔ حفاظت دین کے لیے ضروری تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی سنت، تعلیمات اور فیصلوں کو لکھ کر محفوظ کیا جائے تاکہ بعد میں آنے والی نسلوں تک وہ اپنی اصل حالت میں پہنچ سکیں۔اسی سلسلے میں بعض صحابہ نے بھی چھوٹے چھوٹے احادیثی صحیفے لکھ دیے۔ حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کے پاس بھی احادیث کے تحریری مجموعے موجود تھے۔ دوسری صدی ہجری کی انتہاء اور تیسری صدی کی ابتداء میں جن محدثین عظام نے دین اسلام کی حفاظت کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے ان میں ایک معتبر نام سعید بن منصور کا بھی ہے جو اپنے زمانے کے عظیم محدث تھے۔ تمام محدثین نے آپ کی حفظ وثقاہت کی تائید کی ہیں۔ سنن سعید بن منصور حدیث کا ایک مجموعہ ہے جس میں امام سعید بن منصور نے صحابہ کرام اور ان کے


OPEN ACCESS
CC BY

جانشینوں سے احادیث نبوی اور روایات کو فقہی ابواب کے مطابق ترتیب دیا ہے۔ یہ کتاب اپنی اعلیٰ اسناد کے لیے مشہور ہے اور اس میں کچھ ایسی روایتیں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں ملتی۔ یہ کتاب علم حدیث میں اعلی مقام رکھتی ہے جس پر بہت سے فقہاء، علمائے حدیث اور قرآنی مفسرین نے بھروسہ کیا ہے۔ یہ مجموعہ مرفوع اور موقوف دونوں احادیث کے لحاظ سے ممتاز ہے۔

**علمی مجالس کا انعقاد:** انہوں نے علم حدیث کی خاطر خراسان، مرو، بغداد، نیساپور اور اصبہان کے سفر کیے اور سینکڑوں طلباء کو حدیثِ نبوی کی تعلیم دی۔

آپ نے حدیث سے متعلق جو کچھ علم حاصل کیا تھا اس کو دوسروں تک پھیلانے کے لیے علمی مجالس منعقد کرواتے تھے۔ شہرت حاصل کرنے کے بعد دور دراز علاقوں سے اہل علم استفادہ کرنے کے لیے آکے پاس آتے تھے۔ آپ سفر و حضر دونوں حالتوں میں سائلین اور اہل علم کو تحصیل علم کے مواقع فراہم کرتے تھے۔ انہوں نے علم حدیث کی خاطر خراسان، مرو، بغداد، نیساپور اور اصبہان کے سفر کیے اور سینکڑوں طلباء کو حدیثِ نبوی کی تعلیم دی۔ سفر مصر کے دوران وہ مصر کی مسجد میں نشستیں کرتے۔ الحمیدی کہتے ہیں: "میں مصر میں تھا، اور سعید بن منصور کا مصر کی مسجد میں ایک حلقہ تھا، اور اہل خراسان اور اہل عراق ان کے اس جمع ہوتے تھے"[2]۔

الفضل بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا ان سے پوچھا گیا: مکہ میں کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سعید بن منصور۔[3]

**جرح وتعدیل سے متعلق راویوں پر کلام:**

سعید بن منصورؒ کو اللہ تعالیٰ نے حدیث اور علوم حدیث دونوں سے نوازا تھا۔ تمام محدثین نے آپ کی حفظ و ثقاہت کی تائید کی ہیں۔ سند و متن کے علاوہ آپ علم الجرح والتعدیل اور احوال رجال میں بھی کافی مہارت رکھتے تھے۔ آپ راوی کے نام ونسب، شیوخ، تلامذہ اور حفظ وثقاہت سے متعلق علم رکھتے تھے اور کسی بھی راوی کو ثقہ یا مجروح ٹھہرانے کے اصول سے اچھی طرح واقف تھے۔ محدثین نے آپ کو معتدلین علمائے جرح وتعدیل میں شمار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب میں بعض مواقع پر راوی کے نام ونسب اور اس کی حیثیت کو واضح کیا ہے۔ محدثین نے آپ کے الفاظ کو تنقید اور توثیق کے حوالے سے قبول کیا ہے۔

آپ کبھی کبھار کسی اور امام سے راوی کے الفاظ نقل کرتے تھے۔

سعید بن منصور کی کوشش صرف راویوں کے جرح وتعدیل تک محدود نہیں تھی، اس نے راویوں کی سن وفات کا ذکر کرنے میں بھی تعاون کیا، جو سند کے اتصال کا تعین کرنے، غلط املا والے ناموں کو درست کرنے اور ان پر توجہ دینے میں مفید ہے۔

ایسے رواۃ جو کنیت کے ساتھ مشہور تھے ان کے نام کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ آپ سند میں غلط نام کی تصحیح بھی کرواتے تھے۔

بعض راویوں کے سلسلہ نسب کی تصریح کی ہے اور اس کی ایک مثال یہ ہے: کہ آپ نے ایک سند میں عدی بن فراس کا ذکر کیا پھر فرس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: (فرس یعنی وکیع کا دادا۔[4]

جس روایت میں کوئی راوی متفرد ہو اس کی وضاحت کرتے تھے، **مثلا:** (ليس هذا الحديث عند أحد إلا عند أبي معاوية)[5] "یہ حدیث ابو معاویہ کے علاوہ کسی سے نہیں ملتی"۔

آپ نے بعض قراءات کی توجیح کرنے کے ساتھ ساتھ بعض فقہی آراء کو ترجیح دی ہے۔



CC BY

**تصانیف:**

سعید بن منصور صاحب تصانیف تھے جیسا کہ ابو عبد اللہ الحاکم فرماتے ہیں: "له مصنفات كثيرة"[6]

حرب الکرمانی کہتے ہیں: **كتبت عنه أي عن سعيد بن منصور سنة مائتين وتسع عشرة، وأملى علينا نحوا من عشرة آلاف حديث من حفظه، ثم صنف بعد ذلك الكتب، وكان موسعا عليه**[7]" حرب الکرمانی کہتے ہیں: میں نے ان سے -یعنی سعید بن منصور کے سے سن دو سو انیس ہجری میں لکھا، اور انھوں نے اپنے حافظے سے تقریباً دس ہزار احادیث ہمیں سنائیں، پھر انھوں نے اس کے بعد کتابیں مرتب کیں، اور وہ ان کے ساتھ بہت سخی تھے"

مگر آپ کی اکثر کتب معدوم ہیں اور مخطوط شکل میں موجود نہیں، آپ کے تصانیف میں سے صرف ایک کتاب السنن کا ذکر ملتا ہے جو آپ نے آخری عمر میں قیام مکہ کے دوران مرتب کی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب بڑی چھان بین محنت واحتیاط اور حزف وترمیم کے بعد مرتب کی گئی تھی، اس لئے علمائے حدیث نے اس کا شمار معتبر کتب میں کیا ہے جیسا کہ ابن نقطہ سوانح عمری سعید بن منصور میں کہتے ہیں: اس نے سنن کی کتاب مرتب کی، اور اس میں صحابہ و تابعین کے اقوال اور ان کے فتاویٰ جمع کیے، جو کسی اور نے مرتب نہیں کیے تھے۔ یہ کتاب اسلامی فقہ کی تفہیم کے لیے بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔[8]

صحاح ستہ اور دوسرے کتب حدیث میں اس کے روایات موجود ہیں اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اکثر روایتیں ثلاثی ہیں اور اہمیت کا حال یہ ہے کہ سنن سعید بن منصور میں جو کچھ اکٹھا کیا گیا دوسرے مجموعہ احادیث ان سے خالی ہیں، علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: وہ اس مشہور سنن کے مصنف ہیں جو بے نظیر اور عدیم المثال ہیں۔[9]

اس کے علاوہ ایک اور تصنیف کتاب الزہد ہے تیسری تصیف کتاب التفسیر ہے لیکن محققین کی تحقیق کے مطابق یہ دونوں کتب دراصل کتاب السنن ہی کے دو الگ الگ حصے ہیں اور مستقل کتابیں نہیں۔[10]

**خلاصۃ البحث:**

قرآن مجید کے بعد احادیث مبارکہ کو مصدر ثانی کی حیثیت حاصل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی عملی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنی احکام کے ساتھ ساتھ اطاعت رسول کا حکم بھی دیا ہے احادیث مبارکہ اور سنت نبوی کے بغیر قرآن مجید کی درست معنوں میں توضیح و تشریح ممکن نہیں۔ صحابہ کرام ہی کے دور سے حفاظت حدیث کے سلسلے میں چھوٹے چھوٹے مجموعے تیار کیے گئے۔ اس کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے بھی مختلف جہات سے خدمات سر انجام دی اور جوامع، مسانید ، سنن، معاجم، مستخرجات، مستدرکات وغیرہ کی شکل میں کتب تصنیف کیے گئے انہی حدیثی خدمات میں سے ایک تصنیف ابو عثمان سعید بن منصورؒ (التوفی ۲۲۹ھ)[11] کی ہے۔ جو حدیث میں معتبر کتاب مانا جاتا ہے، جسے سعید بن منصورؒ نے تیسری صدی ہجری میں مرتب کی ہے۔ یہ تقریبا تین ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔

آپ نے علم حدیث کی خاطر خراسان، مرو، بغداد، نیساپور اور اصبہان کے اسفار کیے۔ آپ سفر وحضر دونوں حالتوں میں سائلین اور اہل علم کو تحصیل علم کے مواقع فراہم کرتے تھے۔ جرح وتعدیل اور راویوں پر کلام کے حوالے سے بھی آپ کی خدمات قابل ذکر ہیں۔ آپ احوال روات سے واقف تھے اور متن حدیث کی وضاحت کی صلاحیت بھی رکھتے تھے۔ علماء کے نزدیک آپ صاحب تصانیف ہیں لیکن سنن سعید بن منصور کے علاوہ آپ کے تمام کتب معدوم ہیں۔

**نتائج البحث:**

زیر نظر مقالہ جو سعید بن منصور کے علمی خدمات کے حوالے سے ہے ہم اس نتائج پر پہنچ گئے ہیں کہ:

1: اللہ تعالیٰ نے اطاعت الٰہی کے ساتھ ساتھ اطاعت رسول ﷺ کا بھی حکم دیا ہے۔

2: حفاظت حدیث کا سلسلہ صحابہ کرام ہی کے دور سے شروع ہوا اور انھوں نے چھوٹے چھوٹے مجموعے تیار کیے۔

3: صحابہ کے بعد تابعین کے دور میں کتابت حدیث کا باقاعدہ آغاز ہوا اور انھوں نے نمایاں کارنامے سر انجام دیے۔


CC BY

4:سعید بن منصور تیسری صدی کے نامور اور معروف محدث تھے، جس نے سنن سعید بن منصور بڑی احتیاط کے ساتھ مرتب کی۔

5:تمام محدثین نے علم حدیث میں آپ کی حفظ وثقاہت کی تائید کی ہے۔

6:آپ نے اشاعت حدیث کے سلسلے میں سفر وحضر دونوں میں ہر ممکن کوشش کی۔

7:جرح وتعدیل کے اصول اور احوال رواۃ میں بھی کافی حد تک واقفیت رکھتے تھے۔

8:آپ میں سند ومتن دونوں پر تبصرہ کرنے کی صلاحیت موجود تھی۔

9:محدثین کے مطابق آپ کثیر التصانیف ہیں لیکن سنن سعید بن منصور کے علاوہ آپ کے تمام کتب معدوم ہیں۔

10:علماء نے سنن سعید بن منصور کا شمار معتمد اور معروف کتب حدیث میں کیا ہے۔

11:منفرد اور امتیازی خصوصیات رکھنے کی وجہ سے اس کتاب نے محدثین میں بہت زیادہ مقبولیت حاصل کی۔

## حوالہ جات:

---

[1]-(النساء، 4: 59)

[2]- أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي (المتوفى 463ھ-)، الرحلة في طلب الحديث، دار الكتب العلمية، بيروت ،1395ھ-|1975م , ص:181، الرقم:18

[3]- أبو يوسف يعقوب بن سفيان الفسوي (المتوفى 277ھ-)، المعرفة والتاريخ، مؤسسة الرسالة– بيروت، 1401ھ-|1981م، ج2، ص:179

[4]- الجوزجاني، أبو عثمان، سعيد بن منصور بن شعبة (المتوفى:227ھ)، سنن سعيد بن منصور، دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض، 1417ھ /1997م، ج1، ص:386، الرقم:1660

[5]- المطبوع من سنن سعيد بتحقيق الأعظمي، ج1، ص:81، الرقم:311

[6]۔ الحافظ احمد بن على بن حجر العسقلاني (المتوفى 852ھ)، تهذيب التهذيب، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع،، 1404ھ-/1984م، ج4، ص:90

[7]۔ الذهبي، شمس الدين، محمد بن أحمد بن عثمان (المتوفى 748ھ-)، سير أعلام النبلاء ومؤسسة الرسالة، ج10، ص:587

[8] الحنبلي، ابو بكر، محمد بن عبد الغني (المتوفى) 629ھ)، التقييد لمعرفة رواة السنن والمسانيد:، ج2، ص:17

[9]۔ الدمشقي، أبو الفداء، إسماعيل بن عمر بن كثير، (المتوفى:774ھ)، البداية والنهاية، دار إحياء التراث العربي، 1408ھ /1988م، ج10، ص:299

[10]۔ مقدمہ سنن سعید بن منصور: ص:170

[11]- ابوعبد الله، محمد بن سعد بن منيع هاشمی، الطبقات الکبری، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، 1410ھ|1990م، ج5، ص:502


OPEN ACCESS